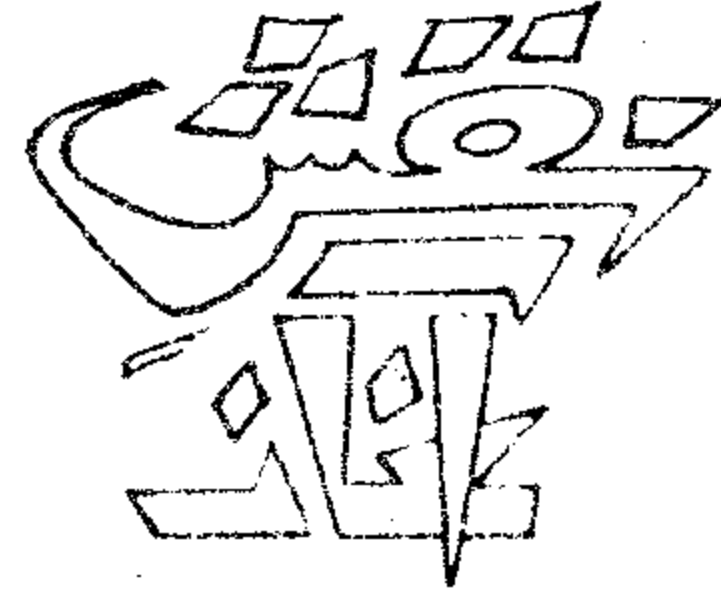


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- عورت کی سربراہی، عساکر کی ذمہ داریاں اور لاکھ عمل
- بلوچستان، اہمبلی کا قتل
- جمہوری حکومت کا پہلا تحفہ، مجرموں کی آزادی
- مولانا نسیم احمد فریدی کا سنجہ ارتحال



بالآخر انتخابات کے بعد انتقال اقتدار کا مرحلہ اور پاکستان میں حکومت و ریاست کے سیاسی ڈھانچے کی جمہوری تشکیل بھی بظاہر مکمل ہو گئی۔ قومی قیادت کی اہم ذمہ داریوں کی تکمیل کے آغاز سفر میں جناب اسحاق خان کی فخطا و پختہ کار اور یا اختیاریہ صدارت اور بے نظیر صاحبہ کی جواں سال "مؤنٹ وزارت" کے درمیان باہم سازگار اور ہم آہنگ رہنے کے بظاہر عہد و پیمان بھی پائیدار ہو چکے ہیں حکومت اور ریاست کا موجودہ سیاسی ڈھانچہ اتنا متوازن ہے کہ نہ تو کسی فریق کو مکمل احساس شکست سے بد حال ہونا چاہئے اور نہ دوسرے فریق کو بے لگام فتح کے نشے میں مست ہونا چاہئے اس صورت حال میں میانہ روی، اعتدال، شائستگی، قانون پسندی، پابندی دستور، رواداری، اسلامی تعلیمات کی پاسداری، برداشت، مفاہمت، پرامن بقائے باہمی اور عدل و انصاف کے اقدار اور روایات کو اگر فروغ دیا جاتا تو روشن اور پُر اعتماد مستقبل کی طرف قومی پیش رفت کی توقع بھی کی جاسکتی تھی۔

ملک کی تازہ ترین صورت حال، نئی حکومت، نئی وزارتیں، نیا نظام، نئے نعرے، نئے کردار، نئے اور کچھ پرانے چہرے قوم کے سامنے آ گئے ہیں۔ اور مؤنٹ وزارت عظمیٰ بھی منظر عام پر سر بام آ گئی ہے۔ قومی، ملکی، ملی اور بین الاقوامی سطح پر مثبت اور منفی رد عمل سے بھی قوم پوری طرح آگاہ ہو چکی ہے۔ ملک اور بیرون ملک اخبارات، رسائل، ماہ ناموں ہفت روزوں اور روزناموں کے مضامین اور علماء کے خطبات جمعہ اور مذاہنہ حسنہ میں عورت کی سربراہی کے مسئلہ پر دینی و اسلامی اور علمی نقطہ نظر سے واضح، قطعی ٹھوس مواد اور مفصل دلائل و براہین کے سامنے آ جانے کے بعد اب شاید ہی کوئی فرد ہو جو اس کی حقیقت اور شرعی حیثیت سے ناواقف رہ گیا ہو۔

مگر اس سب کچھ کے باوجود بعض سیاسی قائدین اور مذہبی رہنماؤں کے جانب سے بھی نظام اسلام اور شریعت سے وابستگی کے دعوؤں کے باوجود جمہوریت کی دیوی پر چھا ور ہوتے ہوئے یہاں تک کہ دینے میں کوئی باک نہیں محسوس کی جا رہی کہ "بہت سی دوسری چیزوں کی طرح ہم نے عورت کی حکومت کو بھی مجبوراً قبول کر لیا ہے" اور ایک محترم نے تو

یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "اسے دوسرے منکرات کی موجودگی میں گوارا تو کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے حق میں فتویٰ تو نہیں دیا جاسکتا۔ مگر یاد رہے کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے جسے قرآن و حدیث کی نصوص اور پیغمبر انقلاب کی تعلیمات اور ہدایات پر کامل یقین ہو وہ کسی منکر کے وجود کو بطور ایک امر واقعہ اور حادثہ کے تسلیم تو کر سکتا ہے مگر اس پر اظہار پسندیدگی، اسے جمہوری یا شرعی سند جو ازہ اور دینی حجت فراہم کرنا یا اس کے قطعی منکر ہونے کے باوجود اس پر تسامح، مداخلت، چھٹم پوشی یا گوارا اور محض برداشت کر لینے کی تلقین کرنا اس سے ممکن نہیں۔ حیرت ہے کہ دین اسلام تحریک و انقلاب اور نفاذ شریعت کے دعووں کی دھوم اور نعروں کی گونج میں یہ لوگ منکرات کے معاملہ میں ایک مسلمان کے رویے کے بارے میں بس گوارا اور برداشت کر لینے کی نصیحت کر کے رک جاتے ہیں اور انہیں یہ محسوس بھی نہیں ہوتا کہ بحیثیت مسلمان کے ان کی ذمہ داریاں اس سے آگے کچھ اور بھی ہیں۔ مسلمان منکرات سے مفاہمت، مداخلت یا محض گوارا اور برداشت کرنے کو مقصد حیات نہیں سمجھتا۔ مسلمانوں میں تو غلبہ اسلام اور انقلاب کی روح بے چین رہتی ہے۔ انقلاب تجرید اور خیر و شر کی کش مکش سے قوموں کی موت و حیات کا فیصلہ ہوتا رہتا ہے۔ کارگاہ حیات میں جو قومیں پھونک پھونک کر قدم رکھتیں اور اپنے ہر نفس کا محاسبہ کرتی رہتی ہیں وہ زندگی کی مستحق قرار پاتی ہیں اور دنیا میں ان کا وجود فیصلہ کن طاقت بن جاتا ہے۔

دیدہ انجم میں بے تیری زمیں آسمان آہ کہ صدیوں سے ہے تیری فضا بے اذان
جس میں نہ ہو انقلاب موت ہے وہ زندگی روح انم کی حیات کشمکش انقلاب

بہیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مسلمان جیسی غیور اور جسور قوم کی سرکردہ رہنا اور قائد ایک نوجوان خاتون بنا کر قرآنی تعلیمات، واضح نصوص اور نبوی ہدایات سے انحراف، بغاوت اور توہین، قومی و ملی روایات پر وہ نشینی سے استہزاء اور عفت و عصمت کے آبلینوں کو چوراہوں پر توڑ دیا گیا ہے عورت جو امامت کبریٰ، امامت منبریٰ، شعائر اسلام، اذان، خطبہ، عیدین، اقامت جمعہ تک کی مکلف نہیں، جس کے لئے مسجد میں اعتکاف تک ممنوع ہے، جسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقصات العقل والدین کہا ہے جسے طلاق کا اختیار نہیں دیا گیا حدود اور قصاص میں عورت کی شہادت کا کوئی اعتبار نہیں کیا گیا حقوق اور معاملات میں بھی اس کی تنہا گواہی مردوں کے بغیر نام نہیں، عورت کو عدالت کی قضا، وزارت کا قلمدان اور سیاست کے جھیلوں سے بچانے کے لئے ان گران با ذمہ داریوں سے مستثنیٰ رکھ دیا گیا ہے۔ قتل خطا میں دیت اور تاوان بھی مرد ادا کرتے ہیں عورت پر قصامت تک کا وجوب نہیں جیسے ولایت نکاح تک کا اختیار نہیں۔ جن کے بارے میں واضح ارشاد ہے کہ اخروہن من۔ حیث اخروہن اللہ اسے مسلمانوں کی ایک نظریاتی ریاست کے اقتدار اور سیاسی و قومی امور کی ولایت اور

ہمارے کیسے پکڑا دی گئی مسلمان قوم جس نے اب تک خون دے کر اسلامی روایات اور اخلاقی اقدار کی پاسداری کی ان کے
 ہاتھوں عورت سربراہی کے سیٹج پر آئے اور پوری مسلمان ملت کی رسوائی اور تذلیل کا ذریعہ بنے تو یہ دینی، اسلامی، فطری
 اور اخلاقی اعتبار سے پوری قوم کے لئے نہایت افسوس اور شرمناک بات ہے اور ڈوب مرنے کا مقام ہے
 ہوئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غسرق دریا
 نہ کہیں جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا



ایسے ہی روز بد کے پیش آ جانے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ہدایت فرمائی تھی
 اذا كان اموركم الى نساءكم جب تمہارے اجتماعی معاملات عورتوں کے
 فبطن الارض خيلكم من سپرد ہو جائیں تو (اس وقت) تمہارے لئے
 ظہرھا (الحديث) زمین کا پیٹ زمین کی پیٹھ سے بہتر ہوگا۔
 کائنات کا ذرہ ذرہ ہماری حالت پر خندہ زن ہے پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے اس سخت تذبذب و تحقیر پر
 تاریخ کے اوراق میں ان کی ہزاروں عظمتوں کی مرثیہ خوانی کا باب قائم ہو چکا ہے۔ اور اب کہنے اور لکھنے کے لئے
 کیا رہ گیا ہے۔

خلافت بغداد کی تنہا ہی کا نام کرتے ہوئے مورخ کبیر علامہ ابن اثیر کو کئی سال تہ و دوہا قلبی کیفیت کو چھپا دینے
 اور لکھا کہ اسلام اور مسلمانوں کی خبر موت سننا کس کو آسان ہے اور کس کا جگر ہے کہ ان کی ذلت و رسوائی کی
 داستان سنائے کاش میں پیدا نہ ہوتا کاش میں اس واقعہ سے پہلے مر چکا ہوتا اور بھولا بسر ہو جاتا (الکامل ۱۲)
 مگر آج کی یہ ذلت فاضحہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے مسلمانوں کی پوری تاریخ کا ذلیل ترین سانحہ ہے۔
 يَلِيْنِي مِتْ قَبْلَ هَذَا وَ كُنْتُ کاش! میں اس سے پہلے مر جانا اور بھولا
 نَسِيًا مَنَسِيًا بسر ہو گیا ہوتا۔

بے نادیدنی را دیدہ ام من

مراے کاش! کہ مادر نہ زادے

اگر ضمیر و احساسِ ندامت ساتھ نہ دے اور غیرت کا پانی خشک ہو جانے سے آنکھیں اشکبار نہیں ہوتیں تو مر جائے
 کہ ڈوب مرنے کے لئے اس سے بہتر موقع نہ پاسکو گے

بہت سعی کیجئے تو مر رہتے میر

بس اپنا تو اتنا ہی مقدور ہے

مسلمان اور عورت کی سربراہمی، تو اتنی متضاد چیزیں ہیں جتنا کہ خود روشنی اور تاریکی یا ہدایت اور ضلالت، اسلام کی تاریخ میں شاؤنادر سے بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ آج من حیث القوم ہماری ذلت و مسکنت کا انتہا ہو چکی ہے مگر اسلام کی تاریخ ایسی مثال سے نا آشنا ہے۔

وہ دیکھئے گنبد خضدار کے بلکن حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ڈیوٹی پر مقرر فرشتے امت کی اس قدر بے حسّی، غفلت اور ذلت و نجاست اور مسلمانوں کی عالمی رسوائی کی یہ کمرہنگ اور دردناک رپورٹ سنار ہے ہیں اس اندوہناک خبر سے گنبد خضدار بل رہا ہے مظلوم امت کے شفیق پیغمبر پریشان ہو گئے ہیں ان کی روح تڑپ رہی ہے وہ اپنے فدا یوں اور امتیوں کی رات کا رہے ہیں کہ وہ کب اٹھیں گے اور ملت کی عزت و ناموس سے ذلت و نجاست کے اس سیاہ داغ کو دھوئیں گے۔

حال ہی میں بلوچستان کے ایک بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبد الصمد صاحب نے عمرہ کی سعادت حاصل کی اور خواب میں حضرت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و ملاقات سے مشرف ہوئے موصوف بارہ روز مدینہ منورہ میں رہے آخری رات روتے روتے نیند آگئی تو خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی پریشانی کی حالت میں ہیں۔ پیشانی پکڑے ہوئے سر جھکائے ہوئے آنکھوں سے آنسو جاری ہیں چاروں طرف سینکڑوں بزرگ علماء بیٹھے رو رہے ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحقؒ اور حضرت مولانا مفتی محمودؒ بھی اس مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ اس موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی ناراضگی کی حالت میں فرمایا کہ پاکستان کے علماء کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے اپنی غفلت کی وجہ سے میرے دین کو پوری دنیا میں رسوا کر دیا شریعت میں مردوں پر عورت کی حکمرانی ممنوع ہے؟

موصوف نے اس خواب کی رویداد پر متل ایک مفصل خط حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے نام لکھا اور آخر پر لکھتے ہیں کہ:-

”جب میں آپ کی مجلس سے واپس ہونے لگا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تاکید فرمایا کہ ”میرا یہ پیغام عبد الحق کے بیٹے سمیع الحق کو پہنچا دیں“ موصوف لکھتے ہیں کہ میں سخت بیمار بوڑھا اور کمزور ہو چکا ہوں اس لئے ہر دست بندریہ خط حضور ص کے پیغام کی امانت پہنچا رہا ہوں۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ پیغام محض خواب یا عقیدت پر حمل نہ کیا جائے بلکہ عقیدت پر بھی شریعت غالب رہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

من رأی فی المنام فقد رأی فان
الشيطان لا یتمثل بی

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی
دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔